سرکاری وکلائے استغاثہ(Crown Prosecutors) کے لیئے ضابطۂ قواعد

1 تعارف

1.1 سرکاری وکلائےاستغاثہ کے لیئے ضابطۂ قواعد(ضابطہ) ڈائریکٹرآف پبلک پراسیکیوشن (DPP) کی جانب سے پراسیکیوشن آف اوفینسز قانون مجریہ 1985 کی شق10 کے تحت جاری ہوا ہے یہ اس ضابطہ کی ساتویں اشاعت ہے اور اس سے پہلے کی تمام اشاعتوں کو منسوخ کرتی ہے۔

1.2 DPP کراؤن پراسیکیوشن سروس (CPS) کے سربراہ ہیں، جو انگلینڈ اور ویلز کی سب سے بڑی عوامی پراسیکیوشن سروس ہےDPP اپنے کام میں خودمختار ہیں، اور اٹارنی جنرل کی زیرنگرانی ہیں جو CPS کی کارکردگی کے لیئے پارلیمان کو جوابدہ ہوتا ہے۔

1.3 یہ ضابطہ وکلائے استغاثہ کو ان عمومی اصولوں پر رہنمائی دیتا ہے جو استغاثہ کے بارے میں فیصلوں پر لاگو ہوتے ہیں۔ یہ ضابطہ اصلا" تو CPS کے وکلائے استغاثہ کے لیئے جاری کیا گیا ہے، تاہم دیگر وکلاء بھی روایتا" یا قانونی ضرورت کے تحت اس کی پیروی کرتے ہیں۔

1.4 اس ضابطے میں، لفظ "سسپیکٹ" سے مراد وہ فرد ہے جس پر تا حال باقاعدہ مقدمۂ جرم نہ چل رہا ہو؛ لفظ "ڈیفینڈینٹ" سے وہ فرد مراد ہے جس پر فرد جرم عائد ہو چکی ہو یا جس کےسمن جاری ہو چکے ہوں؛ اور لفظ "اوفینڈر" سے مراد ایسا فرد ہے جس نے اپنے جرم کا اقبال کسی پولیس افسر یا تفتیشی افسر یا وکیل استغاثہ کے سامنے کر لیا ہو، یا جسے عدالت نے مجرم قرار دے دیا ہو۔

عمومی ا صول

2.1 مقدمہ چلانے کا فیصلہ کرنا یا ماورائے عدالت تصفیہ کی صلاح دینا ایسا سنجیدہ اقدام ہے جو کسی سسپیکٹ، مظلوم ، گواہ اورعوام الناس پر اثر انداز ہوتا ہے اس لیئے یہ فیصلہ انتہائی احتیاط سے کرنا لازمی ہے۔

2.2 وکلائے استغاثہ کا فرض منصبی ہے کہ وہ یہ یقین کرلیں کہ مقدمہ صحیح فرد پر صحیح جرم کے لیئے چلے اور جہاں ممکن ہو مجرم کو قرار واقعی سزا ملے۔ مقدمات میں منصفانہ، غیرجانبدارانہ اوردیانتدارانہ فیصلوں سے مظلوموں، گواہوں، مدعا علیہان اور عوام کے لیئے انصاف کے حصول میں مدد ملتی ہے۔ وکلائے استغاثہ کو لازم ہے کہ وہ یہ یقینی بنائیں کہ قانون کا اطلاق درست ہو؛ متعلقہ ثبوت عدالت میں پیش کیئے جائیں؛ اور تشہیر کے تقاضے پورے ہوں۔

2.3 اگرچہ کہ ہر مقدمہ اپنے خصوصی حقائق اور اوصاف کی روشنی میں زیر غور آنا لازمی ہے، چند عمومی اصول ہر مقدمہ پر لاگو ہوتے ہیں-

2.4 وکلائےاستغاثہ کو لازم ہےکہ وہ انصاف پسند، آزاد اورحقیقت پسند ہوں۔ انہیں لازم ہےکہ وہ کسی سسپیکٹ، مظلوم یا گواہ کی نسل، وطنیت، جنس، معذوری، عمر، مذہب یا عقیدہ، سیاسی خیالات، جنسی رجحان، یا جنسی پہچان کے بارے میں اپنی ذاتی آراء کو اپنے فیصلوں پر اثر انداز ہونے نہ دیں۔ اور نہ ہی وکلائےاستغاثہ کو کسی کی بھی طرف سے نا مناسب یا بیجا دباؤ سے متاثر ہونا چاہیئے۔ وکلائےاستغاثہ کو لازم ہےکہ وہ ہمیشہ انصاف کے حصول کے لیئے کام کریں نہ کہ محض ملزم پر جرم ثابت کرنے کے لیئے۔

2.5 CPS موجودہ، متعلقہ اور مساویانہ قانون سازی کے لیئے ایک عوامی اتھارٹی ہے۔ وکلائےاستغاثہ پران قوانین میں درج فرائض کی پابندی لازمی ہے۔

2.6 وکلائےاستغاثہ کو لازم ہےکہ وہ مقدمہ کے ہر قدم پر ہیومن رائیٹس ایکٹ 1998 کے مطابق، انسانی حقوق پر یوروپین کنونشن کے اصول لاگو کریں۔ وکلاءاستغاثہ کو یہ بھی لازم ہےکہ وہ اٹارنی جنرل کی رہنما ہدایات؛ حالیہ فوجداری طریق قوانین پر عمل کریں؛ اور بین الاقوامی روایات کے تحت فرائض کا

لحاظ رکھیں۔ انہیں لازم ہےکہ وہ DPP کی جانب سے جاری کردہ CPS کی رہنمائی اور حکمت عملی پر عمل کریں جو CPS کی ویبسائیٹ پر ملاحظہ کی جا سکتی ہے۔

مقدّمہ چلانے کا فیصلہ

3.1 زیادہ سنجیدہ اور پیچیدہ مقدّمات میں، وکلائےاستغاثہ یہ فیصلہ کرتے ہیں کہ کسی فرد پر فوجداری مقدّمہ چلایا جائے یا نہیں اور، اگر ہاں، تو کس الزام میں۔ وہ اپنا فیصلہ اس ضابطے اور DPP کی رہنمائی برائے الزامات کے مطابق کرتے ہیں۔ پولیس بھی اپنی ذمّہ داری کے مقدّمات میں کسی پر مقدّمہ چلانے یا نہ چلانے کا فیصلہ انہی اصولوں کے تحت کرتی ہیں۔

3.2 پولیس اور دیگرتفتیشی افسران کی ذمّہ داری ہے کہ کسی مبیّنہ الزام کی تحقیقات کریں اور اس کے لیئے مستعملہ ذرائع کا فیصلہ کریں۔ اس میں تحقیقات کی حد، اور انہیں شروع کرنے یا جاری رکھنے کا فیصلہ بھی شامل ہے۔ وکلائےاستغاثہ اکثر پولیس اور دیگر تفتیشی اہلکاروں کو تفتیش کے ممکنہ طریقوں اور ثبوتوں کی ضرورت کے متعلق مشورے دیتے ہیں اور فرد جرم عائد ہونے سے پہلے کے کاموں میں مدد کرتے ہیں۔ بڑے پیمانے پر ہونے والی تفتیش میں، وکیل استغاثہ سے اس کے طریق کار پر صلاح لی جا سکتی ہے، بشموّل اس کے کہ مجرمانہ طرز عمل کا دائرہ کتنا ہو اور زیر تفتیش سسپیکٹس کی تعداد کتنی ہو۔ اس کا مقصد یہ ہے کہ پولیس اور دیگر تفتیشی اہلکاروں کو ایک مناسب مدّت میں تفتیش مکمّل کرنے اور مضبوط استغاثہ تیّار کرنے میں مدد ملے۔ تاہم، وکلائےاستغاثہ پولیس اور دیگر تفتیشی اہلکاروں کو ہدایات نہیں دے سکتے-

3.3 وکلاءاستغاثہ کو چاہیّئے کہ، جہاں ممکن ہو، ثبوتوں کی کمزوریوں کو پہچان کر انہیں دور کرنے کی کوشش کریں، مگر، تھریشولڈ ٹیسٹ (دیکھیئے حصّہ 5) کے تحت، ان مقدّمات کو فورا" روک دیں جو ثبوتوں کے ضمن میں فل ٹیسٹ کوڈ (دیکھیئے حصّہ 4) کے تقاضے پورے نہ کر رہے ہوں، اور جنہیں مزید تفتیش سے بہتر نہ بنایا جا سکے، یا جہاں تفتیش بیّن طور پر مفاد عامّہ کے حق میں نہ ہو۔ اگرچہ کہ وکیل استغاثہ اوّلا" پولیس اور دیگر تفتیشی اہلکاروں کے فراہم کردہ ثبوتوں ہی کو مدّ نظر رکھتا ہے، سسپیکٹ یا اس کے ولی بھی پولیس اور دیگر

تفتیشی اہلکاروں کے ذریعے وکیل استغاثہ تک، فرد جرم عائد ہونے سے پہلے، ثبوت یا معلومات پہنچا سکتے ہیں تا کہ اسے فیصلہ کرنے میں مدد ملے۔

3.4 وکلائےاستغاثہ کو لازم ہے کہ مقدّمہ تب ہی دائر کریں جب کیس فل ٹیسٹ کوڈ (دیکھیئے حصّہ 4) کے دونوں مرحلوں سے کامیابی سےگذر چکا ہو۔ اس میں استثنائی صورت یہ ہے کہ جب تھریشولڈ ٹیسٹ (دیکھیئے حصّہ 5) لاگو ہو سکے جہاں تجویز ہو کہ عدالت سے درخواست کی جائے کہ فرد جرم عائد ہونے سے پہلے سےسسپیکٹ کو حراست میں رکّھا جائے، اور فل ٹیسٹ کوڈ لاگو کرنے کے لیئے ضروری ثبوت دستیاب نہ ہو-

3.5 وکلائےاستغاثہ کو چاہیّئے کہ ایسا مقدّمہ شروع نہ کریں جو عدالت کی نظر میں غیرمنصفانہ یا ظالمانہ اور عدالتی کارروائی کا غلط استعمال ہو۔

3.6 وکلائے استغاثہ پولیس اور دیگر تفتیشی اہلکاروں کی طرف سے آئے ہوئے ہر مقدّمہ پر نظر ثانی کرتے ہیں۔ نظر ثانی ایک مسلسل عمل ہے اور وکلائےاستغاثہ کو لازم ہے کہ مقدّمہ کے دوران بدلتے ہوئے حالات کا لحاظ رکھّیں، بشموّل اس کے کہ مقدّمہ کی صفائی کیسے پیش ہورہی ہے۔ جہاں ممکن ہو، انہیں فرد جرم کو بدلنے یا مقدّمہ واپس لینے کے ضمن میں تفتیشی اہلکار سے بات کرنا چاہیّئے وکلائےاستغاثہ اور تفتیشی اہلکار قریبی معاونت سے کام کرتے ہیں، تاہم مقدّمہ شروع کرنے کا حتمی فیصلہ کرنے کی ذمّہ داری CPS ہی کی ہے-

3.7 پارلیمنٹ نے فیصلہ کیا ہے کہ DPP کے اتّفاق رائے کے ساتھ جرائم کی ایک محدود تعداد ہی کو عدالت میں لے جانا چاہیّئے۔ انہیں کنسینٹ کیسز کہتے ہیں۔ ایسے مقدّمات میں، DPP یا اس کے نمائندہ وکلائےاستغاثہ اپنی رضامندی دینے میں ضابطے (کوڈ) سے مدد لیتے ہیں۔ کچھ جرائم ایسے بھی ہیں جنہیں صرف اٹارنی جنرل کی رضامندی ہی سے عدالت میں لے جانا چاہیّئے۔ ایسے مقدّمات اٹارنی جنرل کے ملاحظے کے لیئے بھیجتے ہوئے وکلائےاستغاثہ کو حالیہ رہنمائی پر عمل کرنا چاہیّئے اس کے علاوہ، اٹارنی جنرل کو کچھ مقدّمات سے آگاہ رکھّا جاتا ہے کیونکہ وہ CPS کا/کی سربراہ ہے اور اس کے کام کے لیئے پارلیمنٹ کو جوابدہ ہے۔

فل کوڈ ٹیسٹ

4.1 فل کوڈ ٹیسٹ کے دو مرحلے ہیں: (i) شہادتوں کامرحلہ؛ اور اس کے بعد (ii) مفاد عامّہ کا مرحلہ۔

4.2 اکثر حالات میں، وکلائےاستغاثہ کو مقدّمہ چلانے کا فیصلہ تفتیش مکمّل ہونے اور تمام حاضر ثبوتوں پر نظر ثانی کے بعد ہی کرنا چاہیّئے۔ تاہم ایسے مقدّمات بھی ہوں گے جہاں، تمام ممکنہ ثبوتوں کی فراہمی اور غور سے پہلے ہی، یہ صاف ظاہر ہو کہ مقدّمہ چلانا مفاد عامّہ کا تقاضا نہیں ہے۔ ایسے حالات میں، ہو سکتا ہے کہ وکلائےاستغاثہ فیصلہ کرلیں کہ مقدّمہ مزید آگے نہیں جانا چاہیّئے۔

4.3 وکلائےاستغاثہ کو ایسا فیصلہ تب ہی کرنا چاہیّئے جب انہیں یہ اطمئنان ہو کہ جرم کی عمومی وسعت کا تعین ہو چکاہے اور وہ مفاد عامّہ کا پورا پورا اندازہ بھی کر سکتے ہیں۔ اگر وکلائےاستغاثہ کے پاس ایسا فیصلہ کرنے کی لیئے کافی معلومات نہ ہوں، تو تفتیش جاری رہے اور اس حصّے میں درج فل کوڈ ٹیسٹ کے مطابق فیصلہ بعد ازاں کیا جائے۔

مرحلۂ ثبوت

4.4 وکلائےاستغاثہ کو لازم ہے کہ وہ اطمئنان کر لیں کہ ہر سسپیکٹ کو ہر الزام میں سزا دلوانے کےحقیقی امکان کے لیئے کافی ثبوت موجود ہیں۔ ان کو لازم ہے کہ وہ مقدّمۂصفائی کو دھیان میں رکھّیں، اور یہ کہ وہ سزا کے امکانات پر کیا اثر کرے گا۔ جو مقدّمہ مرحلۂ ثبوت میں کامیاب نہ ہو اسے ہر گز آگے لے جانا نہیں چاہیّئے، چاہے وہ کتنا ہی سنجیدہ اور نازک ہو-

4.5 سزا دلوانے کےحقیقی امکان کی بنیاد وکیل استغاثہ کی ثبوت پر غیر جانبدارانہ نظر پر ہے، بشموّل مقدّمۂصفائی کا اثر، اور سسپیکٹ کی طرف سے ایسی معلومات جو وہ مہیا کریں یا جن پر اس کا انحصار ہو۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ ایک معروضی، غیرجانبدار اور معقول جیوری یا میجسٹریٹوں کا بینچ یا ایک تنہا جج، جو قانون کے دائرے میں ٹھیک ٹھیک کام کرے، کسی مدعا علیہ کو لگائے گئے

الزامات میں سزا سنانے کا زیادہ امکان رکھتا ہے۔ یہ ٹیسٹ اس سے مختلف ہے جو فوجداری عدالتیں ازخود لازما" لاگو کرتی ہیں۔ عدالت مدعا علیہ کے یقینی گنہگار ہونے پر ہی سزا سنائے گی۔

4.6 یہ فیصلہ کرتے وقت کہ مقدّمہ چلانے کے لیئے کافی ثبوت موجود ہیں یا نہیں، وکلاءاستغاثہ کو خود سے یہ پوچھنا چاہیّئے:

کیا یہ ثبوت عدالت میں کارآمد ہو گا؟

وکلائےاستغاثہ کو غور کرنا ہو گا کہ کسی ثبوت کے قابل قبول ہونے میں کوئی شک تو نہیں ہے۔ ایسا کرتے ہوئے، وکلاءاستغاثہ کو اندازہ کرنا چاہیّئے:

أ) عدالت میں اس ثبوت کے رد ہوجانے کا امکان؛ اور

ب) اس ثبوت کی سارے ثبوتوں کے تقابل میں اہمیّت۔

کیا یہ ثبوت قابل اعتبار ہے؟

وکلائےاستغاثہ کو غور کرنا ہو گا کہ آیا اس ثبوت کی سچّائی پر شک کی کوئی وجوہ موجود ہیں، بشمول اس کی صحت اور اعتبار کے۔

کیا یہ ثبوت قابل یقین ہے؟

وکلائےاستغاثہ کو غور کرنا ہو گا کہ آیا اس ثبوت کی سچّائی پر شک کی کوئی وجوہ موجود ہیں۔

مفاد عامّہ کا مرحلہ

4.7 ہرایسے کیس میں جہاں استغاثہ کرنے کے لیئے کافی ثبوت موجود ہوں، وکلائےاستغاثہ کو لازما" غور کرنا ہے کہ مقدّمہ چلانامفاد عامّہ میں ہے یا نہیں۔

4.8 یہ قانون کبھی نہیں رہا کہ ثبوت کے مرحلے سے گذرنے کے بعد مقدّمہ لازما" شروع ہو جائے گا۔ عموما" مقدّمہ شروع ہو جائے گا تا وقتیکہ وکیل استغاثہ کو یہ اطمئنان نہ ہو کہ اس سے مفاد عامّہ کو نقصان پہنچے گا۔ کچھ حالات میں وکیل استغاثہ کو شائد یہ اطمئنان ہو گا کہ مفاد عامّہ اس میں ہے کہ ملزم پر استغاثہ کرنے کی بجائے اسے ماورائے عدالت تصفیہ کا موقع دیا جائے۔

4.9 مفاد عامّہ کا تعیّن کرتے ہوئے، وکلائےاستغاثہ کو درج ذیل پیراگراف 4.12 کے

تمام سوالات (a تا (g پرغور کرنا ہوگا تا کہ مقدّمہ کے حق میں اوراسکے خلاف امورسامنے آ سکیں۔ یہ امور، اور DPP کی جاری کردہ متعلقہ رہنمائی اورحکمت عملی میں مفاد عامّہ کے امور، وکلائےاستغاثہ کی مدد کے لیۓ کافی ہوں گے کہ وہ مفاد عامّہ کا تعیّن کرسکیں۔

4.10 پیراگراف 4.12 کےہرسوال (a تا (g کےنیچے وضاحتی عبارت وکلائےاستغاثہ کی رہنمائی کے لیۓ ہے جب وہ ہر سوال پر غور کرکے یہ طے کریں کہ مقدّمہ کے حق اور خلاف میں عناصر کیا ہیں۔ سوالوں کی یہ فہرست مکمّل نہیں ہے، اور ہوسکتا ہے کہ سارے سوال ہر مقدمّے سے متعلّق بھی نہ ہوں۔ ہرسوال کی اہمیّت، اور وہ امورجن کی نشاندہی کی گئی ہے وہ ہر مقدمّے کے حقائق کے ساتھ تبدیل ہوں گے۔

4.11 یہ عین ممکن ہے کہ مفاد عامّہ کا محض ایک امر ہی اپنے مخالف بہت سے امور پر بھاری پڑ جاۓ۔ اگرچہ ممکن ہے کہ کسی مقدمّےمیں مفاد عامّہ کےامور اس کے خلاف ہوں، وکلائےاستغاثہ کو ضرور یہ غور کرنا چاہیۓ کہ کیا پھر بھی مقدمّہ چلایا جاۓ اور وہ عناصر عدالت میں سزا سنانے کے وقت پیش کیۓ جائیں یا نہیں۔

4.12 وکلائےاستغاثہ کو درج ذیل میں سے ہر سوال پر غور کرنا چاہیّۓ:

(a جرم کتنا سنگین ہے؟

جرم جتنا زیادہ سنگین ہو گا،استغاثہ کی ضرورت اتنی ہی زیادہ ہو گی۔ جرم کی سنگینی کا فیصلہ کرتے ہوۓ، وکلائےاستغاثہ کو سسپیکٹ کے قصور اور مظلوم کے نقصان کو جانچنے کے لیۓ سوالات (b اور (c پر بھی غور کرنا چاہیّۓ

(b *سسپیکٹ کا قصور کتنا ہے؟*

استغاثہ کی ضرورت اتنی ہی زیادہ ہو گی۔جتنا زیادہ قصورہو گا، استغاثہ کی ضرورت اتنی ہی زیادہ ہو گی۔

قصور کی شدّت غالبا" سسپیکٹ کی جرم میں شمولیّت پر؛ جرم کی منصوبہ بندی پر، ماضی میں ملی سزاؤں اور ماوراۓ عدالت تصفیہ پر، اور دوران مقدمہ

مزید جرائم پر، یا کسی عدالتی حکم کا پابند ہونے کے دوران، جرم کے آئندہ سرزد ہونے یا بار بار ہونے یا شدید تر ہونے کے امکانات پر، سسپیکٹ کی عمر اور ذہانت پر منحصر ہے (نیچے دیکھیئے 18 سال سے کم عمر سسپیکٹس کے بارے میں پیراگراف (d)۔

وکلائےاستغاثہ کو سسپیکٹ کے قصور پر غور کرتے ہوئے یہ بھی لحاظ رکھنا چاہیّئے کہ وہ اس وقت، کسی شدید دماغی یا جسمانی بیماری میں مبتلا ہے یا ارتکاب جرم کے وقت تھا یا نہیں کیونکہ اس کا مطلب ہو سکتا ہے کہ مقدّمے کی ضرورت نہ ہو۔ تاہم وکلائےاستغاثہ کو سنگینئ جرم، اس کے دوبارہ ہونے کے امکان اور عوام یا ان کے رکھوالوں کی سلامتی کا بھی دھیان رکھنا ہو گا۔

c) *مظلوم کو ہونے والا نقصان اوراس کے حالات کیا ہیں؟*

مظلوم کے حالات بہت اہمیّت رکھتے ہیں۔ مظلوم جتنا غیرمحفوظ ہو گا، استغاثہ کی ضرورت اتنی ہی زیادہ ہو گی۔ اس میں ایسی صورت حال بھی شامل ہے جہاں سسپیکٹ اور مظلوم کے درمیان بھروسے یا اختیار کی فضا موجود ہو۔

استغاثہ کی ضرورت زیادہ ہو گی اگر ارتکاب جرم کے وقت مظلوم عوام کی خدمت پر مامور تھا۔

وکلائےاستغاثہ کو یہ دھیان بھی رکھنا ہوگا کہ کیا جرم مظلوم کی نسل، وطنیت، جنس، معذوری، عمر، مذہب یا عقیدہ، سیاسی خیالات، جنسی رجحان، یا جنسی پہچان کی وجہ سے ہوا؛ یا خود سسپیکٹ میں یہ رجحانات پائے جاتے ہیں جن کی بنا پر اس نے مظلوم کے ساتھ بدسلوکی کی۔ ایسے کسی رجحان کی موجودگی کا مطلب ہو گا کہ استغاثہ کی ضرورت زیادہ ہو گی۔

یہ فیصلہ کرتے وقت کہ استغاثہ کی ضرورت مفاد عامّہ کی وجہ سے ہے، وکلائےاستغاثہ کو یہ دھیان بھی رکھنا ہوگا کہ جرم کے اثرات کے بارے میں مظلوم کے خیالات کیا ہیں۔ جہاں مناسب ہو،اس میں مظلوم کےگھروالوں کے خیالات بھی شامل ہوں گے۔

وکلائےاستغاثہ کو جرم کی سنگینی کے ساتھ ساتھ ، یہ دھیان بھی رکھنا ہوگا کہ آیا استغاثہ سے مظلوم کی جسمانی یا دماغی صحت پر برا اثر پڑنے کا امکان ہے یا نہیں۔ اگر استغاثہ سے مظلوم کی جسمانی یا دماغی صحت پر برا اثر پڑنے کے امکان کا ثبوت موجود ہو، تو مظلوم کے خیالات کے پیش نظر استغاثہ کی ضرورت کم ہو گی-

تاہم،CPS والے مظلوموں اور ان کے اہل خاندان کے لیۓ وکیلوں کی طرح کام نہیں کرتے، اور وکلائےاستغاثہ کو مفاد عامّہ کو عمومی طورپر سامنے رکھنا لازمی ہے۔

d) کیا ارتکاب جرم کے وقت سسپیکٹ کی عمر 18 سال سے کم تھی؟

فوجداری نظام عدل بچّوں اور نوجوانوں سےبالغان سے مختلف سلوک کرتا ہے اور اگر سسپیکٹ بچّہ ہے یا اس کی عمر 18 سال سے کم ہے تو اس بات کو لازمی طور پر بہت اہمیت دی جائے۔ بچّوں اور نوجوانوں کا بہترین مفاد پیش نظر رکھنالازمی ہے بشموّل اس کے کہ استغاثہ سے اس کے مستقبل پر ایسا برا اثر پڑنے کا امکان ہو جو جرم کی سنگینی سے غیر متناسب ہو۔ وکلائےاستغاثہ کو نوجوانوں کے نظام عدل کا بنیادی ہدف پیش نظر رکھنا لازمی ہے یعنی بچّوں اور نوجوانوں کو جرم سے روکنا۔ وکلائےاستغاثہ کو یہ بھی لازم ہے کہ وہ اقوام متحدّہ (1989) کنوینشن برائے حقوق اطفال کے تحت اپنے فرائض کا لحاظ رکھیں۔

ابتدائی طور پر، سسپیکٹ جتنا کم عمر ہو، استغاثہ کی ضرورت اتنی ہی کم ہو گی۔

تاہم، ایسے حالات بھی ہو سکتے ہیں جہاں سسپیکٹ کی عمر 18 سال سے کم تو ہو مگر استغاثہ مفاد عامّہ میں ہو۔ اس میں یہ شامل ہے کہ جرم سنگین تھا، سسپیکٹ کے گذشتہ حالات کی وجہ سے ظاہر ہوتا ہو کہ استغاثہ بہتر صورت ہے، یا اقرار جرم،جس سے مجرمانہ رویئے کی اصلاح ہوجاتی، نہ ہونے کی وجہ سے ماورائے عدالت تصفیہ بے فائدہ ہو۔

e) *کمیونٹی پر کیا اثرات پڑے ہیں؟*

کمیونٹی پر جرم کے اثرات جتنے شدید ہوں گے، استغاثہ کی ضرورت اتنی ہی زیادہ ہو گی۔ یہ سوچتے وقت، وکلائےاستغاثہ کو دھیان رکھنا ہوگا کہ لفظ کمیونٹی وسیع معنی رکھتا ہے اور کسی علاقے تک محدود نہیں ہے۔

f) *کیا استغاثہ حالات سے مطابقت رکھتا ہے؟*

وکلائےاستغاثہ کو یہ بھی دھیان رکھنا ہوگا کہ آیا استغاثہ ممکنہ نتیجے سے مطابقت رکھتا ہے یا نہیں، اور اس سلسلے میں درج ذیل زیر غور مقدّمے سے متعلق ہو سکتے ہیں:

- CPS کے اخراجات اور وسیع تر فوجداری نظام عدل، بالخصوص جہاں ممکنہ سزا کے مقابلے میں یہ بہت زیادہ لگے۔ (وکلائےاستغاثہ کو چاہیّئے کہ محض اسی ایک بات پر مفاد عامّہ کا فیصلہ نہ کرلیں۔ لازمی ہے کہ پیراگراف 4.12 کے دیگر سوالوں(a تا(g کے ساتھ مفاد عامّہ کے بیّن عناصر کا بھی لحاظ رکھّا جائے، مگر مفاد عامّہ کو عمومی طورپر سامنے رکھنے میں اخراجات ایک متعلّقہ عنصر ہے)۔

- مقدّمات میں برائے استغاثہ اتنا دم ہونا چاہیّئے کہ وہ موثر انتظام کے اصولوں سے مطابقت رکھیں۔ مثلا"،ایسے مقدّمے میں جہاں ایک سے زیادہ سسپیکٹ ہوں، استغاثہ صرف سرخیلوں پرکیا جائے تا کہ طویل اور پیچیدہ کارروائی سےبچا جا سکے۔

g) *کیا ذرائع معلومات کو حفاظت درکار ہے؟*

ایسے مقدّمات میں جہاں مفادعامّہ کی ممانعت لاگو نہ ہوتی ہو، ایسا استغاثہ کرتے وقت خاص دھیان رکھنا چاہیّئے جہاں ایسی تفصیلات کو منظر عام پر لانا پڑے جن سے ذرائع معلومات، بین الاقوامی تعلّقات یا قومی سلامتی کو نقصان کا خطرہ ہو۔ ایسے مقدّمات پر مستقل نظر ثانی لازمی ہے۔

تھریشولڈ ٹیسٹ

5.1 تھریشولڈ ٹیسٹ صرف اسی وقت کرنا چاہیّئے جہاں سسپیکٹ کو ضمانت پر چھوڑنے میں خطرہ ہو یا اسے فرد جرم عائد کرنے سے پہلے چھوڑتے وقت تک تمام ثبوت مہیّا نہ ہو گئے ہوں۔

تھریشولڈ ٹیسٹ کب کرنا چاہیّئے

5.2 وکلائےاستغاثہ کو یہ دیکھنا لازم ہےکہ درج ذیل شرائط پوری ہو رہی ہیں یا نہیں:

a) فی الوقت فل کوڈ ٹیسٹ کے ثبوت لاگو کرنے کےمرحلے کے لیئے ثبوت ناکافی ہیں؛ اور
b) اس یقین کی مناسب وجوہ موجود ہیں کہ مزید ثبوت مناسب مدّت میں حاصل ہو جائیں گے؛ اور
c) اس یقین کی مناسب وجوہ موجود ہیں کہ مزید ثبوت مناسب مدّت میں حاصل ہو جائیں گے؛ اور
d) ایسی مسلسل خاصی وجوہ موجود ہیں جن کی بنا پر قانون ضمانت مجریہ 1976 کے مطابق ضمانت پر اعتراض ہو سکتا ہے اور مقدّمے کی تفصیلات کے پیش نظر یہ اقدام درست ہے۔

5.3 جہاں درج بالا کوئی وجہ موجود نہ ہو، تھریشولڈ ٹیسٹ لاگو نہیں ہوتا اور سسپیکٹ پر الزام نہیں لگایا جا سکتا۔ حراستی افسرکو لازم ہے کہ وہ فیصلہ کرے کہ شخص متعلّقہ کو حراست ہی میں رکھّا جائے یا ضمانت پر چھوڑا جائے، شرائط کے ساتھ یا ان کے بغیر۔

5.4 تھریشولڈ ٹیسٹ میں ثبوتوں پر غور کے دو حصّے ہیں-

تھریشولڈ ٹیسٹ کا پہلا حصّہ – کیا کافی شک موجود ہے؟

5.5 وکلائےاستغاثہ کو مطمئن ہونا لازمی ہے کہ کم سے کم ایک مناسب شک موجود ہے کہ شخص متعلّقہ نے ارتکاب جرم کیا ہے۔

5.6 یہ فیصلہ کرتے ہوئے، وکلائےاستغاثہ کو اس وقت موجود ثبوتوں کو مدّ نظر رکھنا لازمی ہے۔ ممکن ہے یہ گواہوں کے بیانات، ٹھوس یا دیگر معلومات ہوں بشرطیکہ کہ وکیل استغاثہ مطمئن ہے کہ:

a) یہ متعلّقہ ہے؛ اور
b) اسے شکل دی جا سکتی ہے جو عدالت میں قابل قبول ہو؛ اور
c) وہ مقدّمے میں استعمال ہو سکتے ہیں-

5.7 اس پر اطمئنان کے بعد وکیل استغاثہ کو تھریشولڈ ٹیسٹ کے دوسرے حصّے پر غور کرنا چاہیّئے۔

تھریشولڈ ٹیسٹ کا دوسرا حصّہ – کیا جرم ثابت کرنےکے حقیقی امکان کے لیئے مزید ثبوت اکٹّھا ہو سکتے ہیں؟

5.8 وکلائےاستغاثہ کو مطمئن ہونا لازمی ہے کہ تفتیش جاری رکھنے سے، مناسب مدّت میں،مزید ثبوت مل سکتے ہیں، تا کہ سارے ثبوت مل کرفل کوڈ ٹیسٹ کے تحت فرد جرم لگنے کا حقیقی امکان پیدا کریں۔

5.9 مزید ثبوت واضح ہونا چاہیّئے نہ کہ محض خیالی

5.10 یہ فیصلہ کرتے ہوئے، وکلائےاستغاثہ کو لازم ہے کہ وہ دیکھیں:

a) کسی ممکنہ مزید ثبوت کی نوعیّت، وسعت اور قبولیّت اور مقدّمے پر اس کے اثرات۔
b) الزامات جنہیں تمام ثبوت سہارا دیں؛
c) ثبوت پہلے سے موجود نہ ہونے کی وجوہ؛
d) مزید ثبوت حاصل کرنے کے لیئے ضروری وقت اور آیا نتیجتا" کوئی تاخیر تمام حالات میں مناسب ہے یا نہیں۔

5.10 اگر تھریشولڈ ٹیسٹ کے دونوں حصّوں پر عمل ہو جائے، تو وکلائےاستغاثہ کو

5.11 لازم ہے کہ وہ موجود معلومات کی بنیاد پر فل کوڈ ٹیسٹ کے تحت مرحلۂ مفاد عامّہ لاگو کریں۔

تھریشولڈ ٹیسٹ پر نظرثانی

5.12 تھریشولڈ ٹیسٹ کے تحت الزام کے فیصلے ہمیشہ نظر ثانی کرنا لازمی ہے۔ ثبوتوں کو باقاعدہ جانچنا لازمی ہے تا کہ الزام درست رہے اور ضمانت کی مستقل مخالفت جائز رہے۔ جہاں عملی طور پر ممکن ہو فل کوڈ ٹیسٹ جلد از جلد لاگو کرنا لازمی ہے اور یہ کام بہرحال حراست کی مدّت کے اختتام سے پہلے ہو۔

الزامات کا انتخاب کرنا

6.1 وکلائےاستغاثہ کو چاہیّےکہ وہ ایسے الزامات کا انتخاب کریں جو:

a) ثبوتوں کی بنیاد پر جرم کی سنگینی اور وسعت کے آئینہ دار ہوں؛
b) عدالت کو سزا سنانے اور بعد از سزا احکام لاگو کرنے کی کافی قوّت فراہم کریں؛ اور
c) مقدّمے کو صاف اور سادہ طریقے سے پیش کرنے کے قابل بنائیں-

6.2 اس کا مطلب ہے کہ وکلائےاستغاثہ اگر چاہیں تو تمام وقت سنگین ترین الزام ہی پر بحث نہ کرتے رہیں۔

6.3 وکلائےاستغاثہ کو کبھی بھی اس مقصد سے متعدد الزامات نہیں لگانا چاہیّیں کہ مدّعا علیہ چند ایک قبول کرلے۔ اسی طرح، انہیں کبھی بھی اس مقصد سے زیادہ سنگین الزام نہیں لگانا چاہیّے کہ مدّعا علیہ کوئی کم سنگین الزام قبول کرلے۔

6.4 وکلائےاستغاثہ کو محض اس عدالتی یا مدّعا علیہ کے فیصلے کی بنا پر الزام تبدیل نہیں کرنا چاہیّے کہ مقدّمے کی سماعت کہاں ہو گی۔

6.5 وکلائےاستغاثہ کو فرد جرم عائد ہونے کے بعد بدلنے والےحالات کو لازما" پیش نظر رکھنا ہوگا۔

ماورائے عدالت تصفیے

7.1 ماورائے عدالت تصفیہ عدالت میں ہونے والے استغاثہ کی جگہ لے سکتا ہے اگر یہ اوفنڈر اور/یا جرم کی سنگینی اورنتائج کے پیش نظر مناسب کاروائی ہو۔

7.2 وکلائےاستغاثہ کو لازم ہے کہ وہ متعلّقہ رہنمائی پر عمل کریں جب ان سے سادہ کاشن، مشروط کاشن، کسی مناسب اصولی طریق کار،تعزیری یا دیوانی سزا، یا کسی اور تصفیہ کے بارے میں مشورہ یا اجازت مانگی جائے۔ انہیں چاہیّئے کہ وہ یقینی بنائیں کہ کسی خصوصی ماورائے عدالت تصفیہ میں مناسب معیار ثبوت قائم رہے، بشموّل جہاں ضرورت ہو، صاف اقرار جرم، اور یہ کہ اس سے مفاد عامّہ کا بھلا ہو گا۔

مقدّمے کا انداز

8.1 وکلائےاستغاثہ کو لازم ہے کہ وہ سزا اور استقرار (allocation)کی حالیہ رہنمائی کا خیال رکھّیں جب وہ میجسٹریٹ کورٹ میں یہ درخواست دیں کہ مدّعا علیہ پر مقدّمہ کہاں چلایا جائے۔

8.2 کسی مقدّمے کو میجسٹریٹ کورٹ ہی میں رکھنے کی درخواست کی وجہ کبھی بھی تیز رفتاری نہیں ہونا چاہیّۓ۔ تاہم وکلائےاستغاثہ کو چاہیّۓ کہ کسی مقدّمے کو کراؤن کورٹ میں بھجوانے سے ہونے والی ممکنہ تاخیر، اور نتیجتا" کسی مظلوم یا گواہ پرممکنہ اثر کو دھیان میں رکھّیں۔

نوجوانوں پر مقدّمات چلنے کی جگہ

8.3 وکلائےاستغاثہ کو یاد رکھنا چاہیّۓ کہ نوجوانوں پر مقدّمات جہاں ممکن ہو نوجوانوں کی عدالت میں چلائےجائیں۔ یہ عدالت ان کی مخصوص ضروریات پوری کرنے کے لیۓ قائم ہے۔ کسی نوجوان پر کراؤن کورٹ میں مقدّمہ صرف اسی صورت میں چلایا جائۓ جب انصاف کا تقاضا ہو کہ مقدّمہ کسی بالغ کے ساتھ ہی چلایا جائۓ۔

اقرار جرم کرنا

9.1 ہو سکتا ہے کہ مدّعا علیہان کچھ، لیکن سب نہیں، الزامات کا اقرار کرنا چاہیں۔ دوسری صورت میں، ہوسکتا ہے کہ وہ کسی اور، کم سنگین، الزام کا اقرار کرنا چاہیں کیونکہ وہ جرم کا صرف کچھ حصّہ قبول کر رہے ہیں۔

9.2 وکلائےاستغاثہ کو مدّعا علیہ کی درخواست تب ہی قبول کرنا چاہیۓ جب وہ سمجھیں کہ عدالت کا فیصلہ جرم کی سنگینی کے مطابق ہو گا، بالخصوص جہاں صورت حال کا بگاڑ دکھائی دے رہا ہو۔ وکلائےاستغاثہ کو اقبال جرم کبھی بھی اس کی آسانی کے لیۓ قبول نہیں کرنا چاہیّۓ۔

9.3 یہ دیکھتے ہوۓ کہ مدّعا علیہ کاجواب قابل قبول ہے یا نہیں وکلائے استغاثہ کو چاہیّۓ کہ یہ یقینی بنائیں کہ مظلوم کے مفادات اور،جہاں ممکن ہو، اس کے خیالات، یا مناسب حالات میں مظلوم کے اہل خاندان کے خیالات، دھیان میں رکھّے جا رہے ہوں جب یہ فیصلہ کرنا ہو کہ قبولیّت اقرار مفاد عامّہ میں ہے یا نہیں۔ تاہم، فیصلہ وکیل استغاثہ کے ہاتھ میں ہے۔

9.4 عدالت پر واضح کردینا لازمی ہے کہ قبول اقرار کی بنیاد کیا ہے۔ ایسے مقدّمات میں جہاں مدّعا علیہ اقبال جرم تو کرتا ہے لیکن ان حقائق کی بنیاد پر جو استغاثہ کے بیان سے مختلف ہیں، اور جہاں اس سے سزا پر خاصا فرق پڑ سکتا ہو، عدالت کے سامنے ثبوت پیش کرنا چاہیّیں تا کہ فیصلہ ان کی بنیاد پر ہو۔

9.5 جہاں مدّعا علیہ نے پہلے عندیہ دیا ہو کہ وہ عدالت سے درخواست کرے گا کہ سزا سناتے وقت کسی جرم کو مدّ نظر رکھے، اور پھر عدالت میں اس جرم سے انکار کردے تو وکلائے استغاثہ غور کریں گے کہ اس جرم پر استغاثہ کیا جاۓ یا نہیں۔ وکلائے استغاثہ کو چاہیّۓ کہ وہ عدالت اور وکلائے صفائی کو وضاحت سے بتائیں کہ، جہاں ممکن ہو پولیس اور دیگرتفتیشی افسران کے مشورے سے، جرم پر نظر ثانی کا امکان ہے۔

9.6 ایسے اقرار پر غور کرتے وقت خاص طور پر محتاط رہنا لازمی ہے جس سے مدّعا علیہ لازمی کم سے کم قانونی سزا سے بھی بچ نکلے۔ اقرار پیش کرتے کے وقت، وکلائے استغاثہ کو یہ حقیقت بھی لازما" ذہن میں رکھنا ہو گی کہ ذیلی احکام کچھ جرائم میں تو دیئے جا سکتے ہیں لیکن دوسروں میں نہیں۔

استغاثہ کے فیصلے پردوبارہ غور کرنا

10.1 لوگوں کو CPS کے فیصلوں پر انحصار کرلینا چاہیّئے عموما"، اگرCPS کسی سسپیکٹ یا مدّعا علیہ کو بتائے کہ استغاثہ نہیں ہو گا، یا روک دیا گیا ہے، تو مقدّمہ پھر شروع نہیں ہو گا۔ لیکن کبھی کبھار کچھ وجوہ سے CPS استغاثہ نہ کرنے کا فیصلہ یا ماورائے عدالت تصفیے کا فیصلہ یا استغاثہ شروع کرنے کے وقت کا فیصلہ، بدل دیتے ہیں خاص طور پر اگر مقدّمہ سنگین ہو۔

10.2 یہ وجوہ شامل ہیں:

a) جہاں مقدّمے پر نظر ثانی سے پتہ چلے کہ پہلا فیصلہ غلط تھا اور، فوجداری نظام عدل پر اعتماد بحال رکھنے کے لیئے، پہلے فیصلے کے باوجود استغاثہ کرنا ضروری ہے؛

b) جہاں مقدّمات روک دیئے جائیں تا کہ مزید ثبوت [جو امّید ہے جلد ہی دستیاب ہو جائے گا] اکٹّھے کر کے تیّار ہو سکیں۔ ان مقدّمات میں، وکیل استغاثہ مدّعا علیہ کو بتائے گا کہ استغاثہ دوبارہ شروع ہو گا؛

c) وہ مقدّمات جو ثبوتوں کی کمی کی وجہ سے روک دیئے جائیں مگر جہاں زیادہ معنی خیز ثبوت بعد میں سامنے آئے؛ اور

d) موت سے متعلّق مقدّمات جن میں تحقیق سے ملی معلومات کی وجہ سے استغاثہ کرنے کا فیصلہ ہوا ہو، باوجود اس کے کہ پہلا فیصلہ استغاثہ نہ کرنے کا تھا۔

یہ دستاویزہماری ویبسائیٹ www.cps.gov.uk پر دستیاب ہے۔

قواعد برائے کراؤن پراسیکیوٹرز اور دیگر زبانوں اور شکلوں کے بارے میں معلومات CPS سے دستیاب ہیں۔

براہ کرم publicity.branch@cps.gsi.gov.uk پر یا بذریعہ ڈاک اس پتے پر رابطہ کیجیئے:

CPS Communication Division
Rose Court
2 Southwark Bridge
London, SE1 9HS

The Code for Crown Prosecutors
7th Edition, January 2013

© Crown Copyright